واذا الصحف نشرت یعنی اس وقت خط وکتابت کو ذریعہ عام ہوں گے۔ اور کتب کثرت سے دستیاب ہو سکینگی **واذا العشار عطلت** اس وقت اونٹیاں بیکار ہوں گی ایک زمانہ تہا کہ یہاں ہزار ہا اونٹ آیا کرتے مگر اب نام ونشان بھی نہیں ہے اور مکہ میں بھی اب نہ رہیں گے ریل کے جاری ہونے کی دیر ہے۔ پھر عرب صاحب نے کسوف خسوف رمضان کی نسبت دریافت کیا کہ اس کا ذکر آپ کی کتب میں بھی ہے کہ نہیں۔

شق القمر فرمایا کہ یہ ایک پرانا نشان چلا آتا تہا جو کہ اس وقت پورا ہوا ہے براہین احمدیہ میں اس کا ذکر استعارہ کے طور پر اسطرح ہے **وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر** یہ میرا الہام بھی ہے اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف میں سے تہا (مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبداللہ ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہے) اور شاہ عبدالعزیز بھی یہی کہتے ہیں۔ اور ہمارا اپنا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تہا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں +

نوح علیہ السلام کی طوفان کی نسبت فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہیں ہے کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کیا تہا صرف نوح کی قوم پر تباہی آئی تھی۔

ختم نبوت ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب مسیح ناصری کے آنیسے ختم نبوت ٹوٹتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے نبوت سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی؟

فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوی کہاں ہے کہ جس طرح ہم اپنے آپ کو امتہ محمدیہ میں اور پھر آنحضرتؐ کی اتباع میں فنا شدہ کہتے ہیں انہوں نے بھی کہا ہو وہ تو حضرت موسی کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے کہ کوئی اور ہی آوے وہ نہ آویں مماثلت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کسیکو شیر کہیں تو اب اس کے لئے دم تجویز کریں اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت میں صرف بعض پہلوؤں میں تشبیہ ہوتا ہے جیسے آنحضرتؐ سے رہائی دلوائی مشابہت میں ہو بہو عین نہیں ہوتا ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ مشابہت۔

+ خدا کے کلام میں استعارات ہوا کرتے ہیں مثلاً کسی کو کہا جاوے کہ اس نے ایک ایک رکابی چاولوں کی کہائی تو اوس کے یہ معنے نہ ہوں گے کہ وہ رکابی کے بھی ٹکڑے کرکے کھا گیا۔

ح کو مثیل موسی کہا کہ جیسے موسی نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا آنحضرت نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور بتوں

عرب صاحب نے ادہر ادہر غیر آبادی کو دیکھکر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ میں کون اور کب آتا۔ فرمایا کہ اس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہاں بھی عرب لوگ دور دراز جگہوں سے جاکر مال وغیرہ لاتے ہیں ہیں اور وہاں بیٹھکر کہاتے ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے اس سورۃ میں **لایلاف قریش ایلافہم** +

ایک اعتراض کا جواب لوگوں کے اس اعتراض پر کہ جو شخص لاوارث مرجاتا ہے اوس کے وارث میرزا صاحب ہوجاتے ہیں اور اس طرح سے بہت ملک املاک جمع کرتے جاتے ہیں فرمایا کہ والد صاحب ایسے دنیاوی کاموں میں مجھے مامور کردیا کرتے تھے اور ان کی حکم اور رضامندی کے لئے اکثر مجھے عدالتوں وغیرہ میں بھی جانا پڑتا تہا۔ جب سے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ہم نے ان باتوں میں سے کوئی حصہ لیا ہے حالانکہ ہمیں حق پہنچتا ہے کہ اگر چاہیں تو لیویں۔

بین المغرب وعشا حضور نے نماز ادا کرکے مجلس کی۔ اور ایک دو مختلف نوکروں کے میاں احمد دین صاحب از گوجرانوالہ نے عرض کی کہ اگر جناب ٹھیک ٹھیک بتر یہاں سے روانگی کا فرما دیں تو کچھ کہانے پینے کا انتظام کرکے گوجرانوالہ پر حاضر رہوں۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمیں تو خدا ہی لیجاتا ہے اسی کے حکم سے جانا ہے ابھی کیا معلوم کس وقت روانہ ہونا ہے انسان بہت عاجز اور ہیچ ہے خدا ہی کے ساتھ وہ جاتا ہے اور خدا ہی کے ساتھ وہ آتا ہے دیگر احباب نے عرض کی کہ ایک اور صاحب نے راستہ کی خوراک کا انتظام کرلیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل میں جو اخلاص ہے اس کا ثواب آپ پالیونگے کیونکہ اب دعوت آپکی طرف سے تو پیش ہوگئی۔ علالت طبع پر فرمایا کہ اب دو تین دن سیر بند رہے گی کیونکہ آج کل بارشیں نہیں ہوئیں اس لئے راستہ میں خاک بہت اڑتی ہے اور اسی سے میں بیمار بھی ہوگیا تہا ایک صاحب نے کہا کہ چونکہ لوگ حضور کے آگے آگے چلتے ہیں اس سئے خاک بہت اڑکر آپ پر پڑتی ہے لیکن اس مجسم رحم انسان نے جواب دیا کہ نہیں بارش کے نہ ہونے سے یہ تکلیف ہے (اللہ اللہ کیا رحم ہے اور در حسن ظن ہے کہ اپنے احباب کو ہرگز ملزم نہیں ٹہراتے) +

تصنیفات کے ذکر پر فرمایا کہ خدا تعالی کی عجیب قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہزاروں ہی ہیں اور ان کے مقابل میں ہماری جماعت بہت قلیل ہے مگر ہماری طرف سے جس قدر تازہ بتازہ کتابیں کثرت سے نکل رہی ہیں اون کی طرف سے معدودے چند بھی نہیں نکلتیں۔ اور کوئی نکلتی بھی ہے تو اس میں گالیاں ہی ہوتی ہیں جو ان کے لئے شرم کی جگہ ہے یہود اور عیسائیوں کی نسبت فرمایا کہ ان دونوں کی ضدین ہیں ایک نے بڑہا دیا ہے ایک نے گھٹا دیا ہے ان کی مثال رافضیوں اور خارجیوں سے خوب ملتی ہے جیسے یہودی کہ آگے عیسائی نہیں ٹھہرتے ایسے ہی خارجی کہ آگے رافضی نہیں ٹھہرتا چونکہ طبیعت ناساز تھی اس لئے جلد نماز پڑہکر حضور اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے باجماعت ادا کیں اور سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے اور سوائے عشاء کے وقت کے اور کوئی مجلس اور ذکر بھی نہیں ہوا

بین المغرب والعشاء نماز مغرب کی روانگی کے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی اور ایک اور صاحب نے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ

ہماری جماعت کے لئے بہت ضروری امر تقویٰ کا اختیار کرنا ہے

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے وہ تقوی اختیار کریں دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالے کے احکام کی عظمت نہیں ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہیں ہے دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھکر دین کے حصے کو ترک کردیتے ہیں اور اللہ تعالے کے حقوق ضائع کردیتے ہیں جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصص میں دیکھی جاتی ہیں لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور ہوئے ہوئے ہیں اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے مگر جب ذرا کمزوری دور ہوئی اور گناہ کا موقعہ ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کرلو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوے بالکل اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالی کو منظور ہے کہ ان کا۔

(سچا تقوےٰ اور ایمان) تخم ہر گز ضائع نہ کرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے کہا تھا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے خدا تعالےٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کی الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہیں اس لئے اب ان کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقوےٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

آدمی کئی قسم کے ہیں بعض ایسے کہ بدی کر کے پھر اس پر فخر کرتے ہیں بھلا یہ کونسی صفت ہے کہ جس کے اوپر ناز کیا جاوے یا شر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی میں داخل نہیں ہے اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہیں میاں حسین بیگ تاجر ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کتا تھا وہ آگے کہہ جاتا کہ روٹی کو دیکھتا رہ تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا اسیطرح ایک بلی کو سنا ہے کہ اسے بھی ایسے ہی سکھایا ہوا تھا جب بعض لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھڑی کے اندر حلوا دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزیں رکھکر جس پر بلی ضرور للچا آوے اس بلی کو وہاں چھوڑ کر دروازہ کو بند کر دیا کہ دیکھیں اب وہ ان اشیاء میں سے کھاتی ہے کہ نہیں۔ پھر جب ایک دو دن بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شئے اسی طرح پڑی تھی اور بلی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شئے کو ہلایا تک بھی نہ تھا۔ اس لئے اب شرم کرنی چاہیے کہ انہوں نے حیوان ہو کر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہو کر خدا کے حکم کو نہیں مانتا نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور بہت سے فوائد کتے بھی موجود ہیں مگر افسوس اسکے لئے ہے کہ جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلا دے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے انسان کو تو خدا نے وہ قویٰ عطا کئے ہیں کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے۔ شر سے پرہیز کرنے میں تو بہائم بھی اس کے شریک ہیں بعض گھوڑوں کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اٹھا کر اسے دیتے ہیں اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اٹھتے ہیں اور پوری اطاعت کرتے ہیں تو یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں ان سے بچا رہے۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کتوں بلیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شے ننگی دیکھی تو کھالی تو ایسے انسان کتے بلی کے سے ہی ہوتے ہیں انجام کار پکڑے جاتے ہیں جیلخانوں میں چلتے ہیں جا کر دیکھو تو ایسے مسلمانوں سے زندان بھرے ہوئے ہیں

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است
میتواند شد مسیحا میتواند شد خرے

تو اب یہ موقع ہے اور خدا تعالےٰ کی لہروں کے دن ہیں یعنی جیسے بعض زمانہ خدا کی رحمت کا ہوتا ہے کہ اس میں لوگ قوت پاتے ہیں ایسے ہی یہ وقت ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشاء یہ ہے کہ حد اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ وہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ اس میں ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو ہی بھول ہی جاوے نہ روزہ کی خبر ہے نہ نماز کی جیسے کہ آج کل لوگوں کی حالت دیکھی جاتی ہے مثال کے طور پر دلی کا جلسہ ہی اب دیکھلو کہاں کہتے ہیں ۵ لاکھ آدمی جمع ہوا ہے میر القصور تو یہی ہے کہ وہ ساری دنیا پرست ہیں حدیث میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ خدا سے نفرت دلانیوالے سلاطین ہی ہیں کیونکہ یہ مثل ایک بڑی دیوی کے ہوتے ہیں جس قدر ان کا قرب زیادہ ہوتا ہے اوتنا ہی قلب سخت ہوتا ہے۔ ہم کسیکو تجارت سے منع نہیں کرتے کہ وہ بالکل ترک کر دیوے مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ ان کے باپ دادا کہاں ہیں بڑے بڑے عزیز انسان کے ہوا کرتے ہیں اور کس طرح وہ ان کے ہاتھوں میں ہی اٹھ جایا کرتے ہیں اور موت کس طرح آپس میں تفرقہ ڈالدیتی ہے سہ

سال دیگر را کہ میداند حساب۔ تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار

اب طاعون کی بلا سر پر ہے کہتے ہیں کہ اس کی میعاد ستر برس ہوا کرتی ہے اور اس کے آگے کوئی حیلہ پیش نہیں جاتا سب فضول ہوا کرتے ہیں اور اسی لئے آئی ہے کہ خدا کے وجود کو منوا دیوے سو اس کا وجود برحق ہے اور خدا کی بلا سے سوائے خدا کے کوئی بچا نہیں سکتا۔ سچی تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جب تک سر گھوڑے کی طرح انسان ہوتا ہے تو مارین کھاتا ہی اور جو خواص لوگ ہیں وہ اشارہ سے چلتے ہیں جیسے سدھا ہوا گھوڑا اشارہ سے چلتا ہے ان کو وحی اور الہام ہوتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ وحی کے معنے اشارہ کے بھی لکھے ہیں۔ مگر جب مار کھانے کا زمانہ گذر جاتا ہے تو پھر وحی کا زمانہ آتا ہے اور یہ بات ضروری ہے کہ یہ مرحلہ سہولت سے طے نہیں ہوتا کیونکہ تقوےٰ ایسی شے نہیں ہے جو کہ مفت میں انسان کو حاصل ہو جاوے بلکہ شیطانی گناہ کا کوئی حصر نہیں ہے اسکی مثال ایسی ہوتی ہے جیسی ذرا سی شیرینی رکھدو تو چیونٹیاں اس پر آجاتی ہیں یہی حال شیطانی گناہوں کا ہے اور اسی سے انسانی کمزوری کا حال معلوم ہوتا ہے اگر خدا چاہتا تو ایسی کمزوری نہ رکھتا مگر خدا تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہو کہ ہر ایک طاقت کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے کسی نبی یا رسول کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنے پاس سے طاقت دے سکے اور یہی طاقت جب خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہے تو اس میں تبدیلی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ دعا سے کام لیا جاوے اور نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسیکا نام دعا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ انسان اسمین کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔۔۔۔ جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اس وقت تک شیطان اوس سے محبت کرتا ہے۔

خدا تعالےٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شئے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ آداب کو مد نظر رکھتے ہیں اسی لئے سورہ فاتحہ میں خدا تعالےٰ نے سکھایا ہے کہ کسطرح مانگا جاوے اور اس میں دکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا الرحمن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینے والا اور الرحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے مالک یوم الدین جزا سزا اوسی کے ہاتھ میں ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا و سزا آخرۃ کی بھی ہے اور اس دنیا کی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے رحمان ہے رحیم ہے اب تک اسے غائب مانتا چلا آرہا ہے اور پھر اسکے حاضر ناظر جانکر پکارتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے پھر آگے صراط الذین انعمت علیھم یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی الصراط المستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام

مرتب ہوتے ہیں پھر غیر المغضوب علیہم نہ ان لوگون کی راہ جنپر تیرا غضب ہوا اور والضالین اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہیں

اھدنا الصراط المستقیم سے کل دنیا اور دین کے کامون کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے تو جب تک اسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہیں کر سکتا اسیطرح تمام وکیلون اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دعا کی کیون ضرورت تھی وہ تو پیشتر ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہیں۔ تلمیذ الرحمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کے لئے طلب کرتے ہیں بلکہ یہ اھدنا الصراط المستقیم تو آخرۃ مین مومن بھی مانگینگے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے اسیطرح اسکے پاس درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔

(پھر اصل مضمون تقوی پر فرمایا) کہ متقی بننے کیواسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتون جیسے زنا چوری تلاف حقوق۔ ریا عجب۔ حقارت۔ بخل۔ کے ترک مین پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ مین ترقی کرے (اس کے لئے حضرت اقدس کی تصنیف اسلام کی فلاسفی اور کشتی نوح مطالعہ کرنی چاہیئے) لوگون سے مروت خوش خلقی۔ ہمدردی سے پیش آوے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ سچا وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتون سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتون کے جامع ہوتے ہین وہی اصل متقی ہوتے ہین (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی مین ہو تو اسے متقی نہ کہینگے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اسمین نہ ہون) اور ایسے ہی شخصون کے لئے لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ایسون کا متولی ہوجاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے ہاتھ ہوجاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہین ان کی آنکھ ہوجاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہین ان کے کان ہوجاتا ہے جس سے وہ سنتے ہین ان کے پاؤن ہوجاتا ہے جس سے وہ چلتے ہین اور ایک اور حدیث مین ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مین اس سے کہتا ہون کہ میرے مقابلہ کے لئے طیار رہو اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی بچہ اس کا چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانیکا اصل قاعدہ یہی ہے (جیسے کہ اوپر ذکر ہوا) اور خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اوس انسان کا قدم اٹھتا ہو ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑہتا ہے خدا تعالےٰ کی خاص رحمتین ہر ایک کے ساتھ نہیں ہوتین اور اسی لئے جنپر یہ ہوتی ہین ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہین (اس کی نظیر دیکھلو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنون نے کیا کیا کوششین آپکی ناکامیابی کے واسطے کین مگر ایک پیش نگئی حتیٰ کہ قتل کے منصوبے کئے مگر آخر ناکامیاب ہی ہوئے) خدا تعالےٰ یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کیواسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاوین تو) ان امرون کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے اپنے دنون مین خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھین اور اس کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی شے نہین ہے کیونکہ روزہ تو ایک سال کے بعد آتے ہین اور زکوۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچون وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نکرین اسے بار بار پڑہو اور اس خیال سے پڑہو کہ مین ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہون کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کرلیوے اسی حالت مین بلکہ اسی ساعت مین بلکہ اسی سیکنڈ مین۔ کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانون کے محتاج ہین اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالےٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ مین ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہون۔ اگر اسے پھر آجاوے تو ابھی دیدیوے بڑی تضرع سے دعا کرے نا امید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اگر اسطرح کرے تو (وہ راحت کو) جلدی دیکھ لیگا اور خدا تعالےٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہونگے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جس کار بند ہونا چاہیئے مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہین ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالےٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نکرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہین ہوتی تو خدا کو کیون ہو

ایک صاحب نے عرض کی کہ بلعم باعور کی دعا کیون قبول ہوئی تھی فرمایا وہ ابتلا تھا دعا نہ تھی آخر وہ مارا ہی گیا دعا وہ ہوتی ہے جو کہ خدا کے پیار سے کرتے ہین ورنہ یون تو خدا تعالےٰ ہندون کی بھی سنتا ہے اور بعض ان کی مرادین پوری ہوجاتی ہین مگر ان کا نام ابتلا ہے دعا نہین ہے۔ مثلاً اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دیگا اس کا وعدہ ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا کتے بلی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہین اور کیڑون مکوڑون کو بھی رزق ملتا ہے مگر اصطفینا کا لفظ خاص موقعون کے لئے ہے یہانتک تقریر حضرت اقدس نے مبائعین کیواسطے کی جنمین سے ایک تو شیخ کرم احمد صاحب پلیڈر اور دوسرے عابد علیشاہ صاحب بدوملی تھے

اس کے بعد حضور الانور نے پھر ابوسعید عرب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپنے جو ثبوت مسیحیت کے دعوے کے بارے مین پوچھا تھا یہ بہت ضروری بات تھی اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر آپسے کوئی ان ممالک (ملک برہما) مین پوچھے کہ ہماری صداقت کا کیا ثبوت ہے تو مختصر طور پر یہی جواب دینا چاہیئے کہ وہی ثبوت ہے جو کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے سچے ہونے کا ہے تمام انبیاء کی صداقت کے دو ہی ثبوت ہوتے ہین۔ اول کتب سابقین ان کا ذکر مگر وہ استعارہ کے رنگ مین ضرور ہوتا ہے اور اس مین ایک پہلو ٹھوکر کا بھی ہوتا ہے۔ جیسے یہود کو دہوکا لگا ہے کہ آنحضرت کو تو بنی اسرائیل مین سے آنا چاہیئے تھا بنی اسمعیل مین سے کیون ہوئے اور پھر اسیطرح مسیح کے وقت الیاس کی منتظر رہی ان معاملون مین ابتک جھگڑتے ہین اور یہ سب ان کی بکواس ہے اسیطرح ہمارا ذکر کتب سابقین مین ہے اگر کوئی ہم سے بھی اسیطرح بکواس سے جھگڑا کرے تو وہ انہی مین سے ہوگا۔ دوسرا ثبوت نشانات ہین جس سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہے اور جس قاعدہ سے خدا تعالےٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہین اگر اوسیطرح شمار کرین تو یہ ۳۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہوجاتے ہین کیونکہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق کی تحت مین آکر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف نشان ۱۵۰ نزول مسیح مین درج کئے ہین جنکے ہزارہا گواہ موجود ہین۔ پھر دیکھو کہ یہ کس وقت کی خبر ہے قرآن کی

نصوص۔ حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رویاء وغیرہ سب ہماری تائید مین ہے پھر اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نشانات پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہین

اس وقت خدا کا منشاء ہے کہ لوگون کو غلطیون سے نکالے اور تقوے پر قائم کرے خدا تعالےٰ جس جس کو چاہیگا بلاتا جاویگا یہ اس کی طرف سے ایک ضرورت ہے جو بلایا جاتا ہے اُسے فرشتے کھینچ کھینچ کر لے آتے ہین ✤

۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ ایک شخص نے بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد جو مجلس حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے آج باین وجہ نہ ہوئی کہ حضور کا منشا تھا کہ جو کتاب زیر تصنیف ہے وہ بہت جلد ختم ہو جاوے اور بوجہ علالت طبع سیر بھی ملتوی رہی۔

فجر کی نماز کے بعد آپنے وہ الہام اور وحی سنائے جو کہ البدر نمبر ۱۲ مین شائع ہو چکے ہین ✤

مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی ڈائری عصر سے عشا تک البدر صفحہ ۹۳ جلد ۱ پر شائع ہو چکی ہے فجر اور ظہر کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ✤

مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

فجر سے لیکر ظہر تک کے حالات البدر جلد ۱ صفحہ ۹۴ پر شائع ہو چکے ہین کتاب مواہب الرحمٰن کی تصنیف کے شغل کی کثرت اور علالت طبع کی وجہ سے حضرۃ اقدس نے ظہر و عصر کی نمازین باجماعت جمع کر کے ادا کین اور اسی وجہ سے آپ مغرب و عشاء کی نمازین شامل نہ ہو سکے ✤

مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی مجلس سوائے ظہر کے وقت کے نہ ہوئی

ظہر اس وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے مگر ایک عرصہ سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہون لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوتی اس لئے اب ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر احمدیہ مشن کی خدمت مین وقف کر دون شاید اللہ تعالےٰ اس مین آبادی کر دیوے اور وہ دین کی راہ مین کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کی نیت کا ثواب تو خدا تعالےٰ آپ کو دیگا لیکن آپ خود وہان جاکر آبادی کرین اور اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر پھر جو کچھ اوس مین سے بچا کرے وہ اللہ کے نام پر اس سلسلہ مین دیا کرین۔

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

فجر اس وقت حضرۃ اقدس نے نماز سے قبل تھوڑی دیر مجلس کی ایک صاحب بابو علی بخش صاحب نے بیعت کی تجدید کی۔

ابو سعید عرب صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ چونکہ جناب نے جمعرات کو روانہ ہونا ہے اور آدمی زیادہ ہونگے اس لئے ریلوے کے کمرون کو ریزرو کروا لینے سے آرام ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہان یہ امر مناسب ہے کہ تکلیف نہ ہو۔ عرب صاحب نے تجویز کی کہ سکنڈ کلاس کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر کسی مقام پر کوئی اور احباب ملنے آوین یا ہمراہ بیٹھین تو وہ بیٹھ نہ سکینگے اور بعض وقت کوئی انگریز صاحب بھی آ جاوین تو ان کو روکا نہین جاتا۔ اللہ اللہ خدا کے برگزیدون کو دنیاوی کاروبار سے کس قدر بے خبری ہوتی ہے فرمایا ہم تو اس گاڑی مین بیٹھینگے جس مین پاخانہ ہو۔ عرب صاحب نے کہا کہ حضور سیکنڈ کلاس مین بھی جائے ضرور ہوتا ہے اور چونکہ آپ بڑے آدمی ہین اور ایک فرقہ کے لیڈر ہین جناب کو ضرور فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس مین بیٹھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جانے دو ہمین تو اوس پاخانہ والی گاڑی (انٹر میڈیٹ) مین بیٹھنے کی عادت ہے

خاکسار ایڈیٹر نے مولوی جمال الدین صاحب سید والہ کی طرف سے عرض کی کہ ایک حافظ نے ان کو بلا کر بہت ناجائز دھمکیان دی ہین اور کچھ آدمی جو بیعت مین داخل تھے ان کو بہکا کر بیعت سے توبہ کروائی ہے مولوی صاحب نے درخواست کی ہے کہ دعا کی جاوے کہ خدا ان کو نیچا دکھاوے

فرمایا کہ مرتد ہونا یہ بھی ایک سنت اللہ ہے موسیٰؑ کے وقت مین بھی مرتد ہوئے آنحضرت کے وقت بھی مرتد ہوئے اور عیسیٰؑ کے وقت کا تو ارتداد ہی عجیب ہے خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ایک جائے گا تو وہ اس کے بدلے مین ایک جماعت دیدیگا ✤

چونکہ آج کل راتدن ایک عربی کتاب برائے تبلیغ زیر طبع ہے اور اس کے پروف وغیرہ دیکھے جاتے ہین صرف اس لئے کمال احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ فرقہ مولویون نے اب ہر ایک قسم کی بددیانتی غلط بیانی کو حضرۃ میرزا صاحب کے مقابلے مین جائز رکھا ہوا ہے۔ پروف کی صحت پر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا علم ہے کہ ہم کسطرح ...... راتون کو کام کر کر کے کتابین چھپواتے ہین اور پھر اگر پروف مین کی ذراسی غلطی رہ جاوے تو ان لوگون کو اعتراض کا موقع ملجاتا ہے حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعۃ السنہ کی چھپوائی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیان ہو جاتی ہین۔ لیکن اب ان لوگون کی حالت مسخ شدہ ہے کہان سے کہان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

ظہر و عصر دونون نمازین بوجہ علالت طبع و کثرت کار جمع کیگئین۔ اور قبل از نماز حضرت اقدس نے سید فضل شاہ صاحب کو یہ کہا کہ آپکا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس مین نم بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے آج کل وبائی دن ہین رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہان آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کرین

مغرب اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کیطرح پھیرے گی۔ اور دلون مین داخل ہوگی اول و آخر کے سب مسائل اس مین آ گئے ہین خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل مین آتے ہین۔ پھر ان کو کتب لغت مین دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے جب محمد علی صاحب لکھتے ہونگے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید مین ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہون گا اس واسطے حضرت اقدس نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عشا کوئی بات قابل ذکر نہین ہوئی اور نماز ادا کر کے حضرت اقدس دولت سرا مین تشریف لے گئے ✤

درس قرآن مجید

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون

یہی لوگ (جنکا اوپر ذکر ہوا) اپنے رب سے ہدایت پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو مظفر و منصور ہونگے۔

اس سے سابقہ آیات میں متقی کی تعریف، اور معنے بیان کرکے اب اللہ تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے بتلا دیا کہ متقیوں کے لئے اس کتاب سے ہدایت پر ہونے کے یہ معنے ہیں کہ جب انسان ایمان بالغیب رکھکر اور حقوق الٰہی اور حقوق العباد کو کما حقہ ادا کرکے اور خدا تعالےٰ کے کلیم ہونے پر ایمان لاکر اپنے اعمال کے نتائج اور ثمرات پر کامل یقین رکھتا ہے تو ہر ایک حجاب دور ہوکر اس کو کامیابی نصیب ہوتی ہے اور متقی کے ہدایت پر ہونے کی یہ ایک دلیل بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہو جاویں تو پھر ان کی کامیابی ان کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے۔ دعوی کرکے دشمن پر ایک خاص غلبہ پانا ایک خاص نشان صداقت کا ہوتا ہے آنحضرت اور آپ کی جماعت کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے، اور کیا شکر کا مقام ہے کہ ہم لوگوں کو اب ان باتوں کو سماعی طور پر ہی نہیں ماننا پڑتا ہے بلکہ خدا کے کرم و فضل سے ایک علی ھدی اور مفلح وجود ہمارے زمانہ میں موجود ہے اور وہ عرصہ بائیس سال سے جو کامیابی وہ دشمنوں پر حاصل کر رہا ہے وہ اس کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے اور یہی وہ منہاج نبوت ہے جسکو وہ دکھلاتا ہے اور بدبخت نادان دشمن نہیں دیکھتے۔

(اگر ہمارے ناظرین اس وقت اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کو مدنظر رکھکر پھر قرآن کا مطالعہ کریں تو ایک ایک آیت کی زندہ نظیر اور چشمدید مشاہدہ ان کو اس زمانہ میں نظر آجاویگا اور معلوم ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت نازل ہو رہی ہے +)

کامیابی یعنی امن آرام اور سکھ کی زندگی کے اسباب اور اس کے اصول اس میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرماکر آگے مغضوب علیہم گروہ کے حالات بیان کئے ہیں

ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون + بیشک وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور تیرے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا وہ مومن نہ بنیں گے کفروا - یعنی اپنے اختیار سے کفر کیا - کفر کے معنے انکار - حق کو چھپانا - ڈھانک دینا - اور یہ سب باتیں انسانی اختیار میں ہیں جسطرح سے دوا میں خواص اور تاثیرات ہیں کہ جو انکو استعمال کرتا ہے وہ اثر ضرور موثر ہوتا ہے اسیطرح سے انسانی اعمال کی بھی تاثیرات ہیں ۴ اثر کرتا ہے اور وہ اثر اوس کی ایمانی حالت میں ایک کیفیت پیدا کرتا ہے اور جسطرح سے کہ ایک طبیب اغذیہ اور ادویہ کے خواص سے واقف انسانوں کو مفید اور مضر اشیا کا علم بتلاتا ہے اور جو اس کی بتلائی ہوئی بات پر یقین کرکے عمل کرتے ہیں وہ سکھ اور امن سے رہتے ہیں اور جو نہیں عمل کرتے بلکہ اوس کے علم کو غیر ضروری خیال کرکے اپنی ضد اور ہٹ پر رہتے ہیں وہ دکھ ہو گئے ہیں اسیطرح انبیا کو انسانی اعمال اور افعال اور اقوال کے خواص کا علم ہوتا ہے وہ ایسے وقت میں آتے ہیں جبکہ انسان بستر بیماری پر ہوتے ہیں یعنی ایک معالج کے حکم میں انکے پاس آتے ہیں جو لوگ اس کی باتوں کا انکار کرتے ہیں اور جن مضر باتوں سے وہ روکتا ہے اس سے نہیں رکتے بلکہ اس کی ضرورت کو ہی محسوس نہیں کرتے وہ ضرور دکھ پاتے ہیں۔ یہی بلا اب اس زمانہ میں بھی لوگوں کو لاحق حال ہے کہ ایک نذیر کے وجود اور عدم وجود کو برابر خیال کر رہے ہیں اس آیت میں خدا تعالےٰ نے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ انہوں نے ایمان بالغیب سے کام نہ لیا اور کفر کیا اور آخرت یعنی نتائج اعمال پر جو یقین چاہیئے تھا اس کے نہ ہونے سے ایک مامور کے ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر جانا یعنی اس کی ضرورت نہ سمجھی نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ جب خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کی قدر نہیں کی جاتی اور ایک شئے کے ہونے اور نہ ہونے کو یکساں سمجھا جاتا ہے تو وہ ایمان جسپر بڑے بڑے علوم حقہ کا مدار ہوتا ہے اسے نصیب نہیں ہونا چاہیئے کہ اس سے پیشتر کسی حصہ درس قرآن میں ذکر ہوا ہے کہ اگر ایک شخص اوستاد کے بتلانے پر الف کو الف اور ب کو ب نہ مانے تو پھر وہ تحصیل علوم سے محروم رہیگا اسیطرح جب ایک شخص عربی یا انگریزی زبان کے سیکھنے اور نہ سیکھنے کو برابر خیال کرے تو وہ ان دونوں زبانوں سے کیا فائدہ حاصل کریگا - کچھ بھی نہیں اسیطرح سے جو لوگ خدا کے ماموروں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کی ہدایتوں پر عمل درآمد نہیں کرتے وہ دولت ایمان سے تہیدست رہتے ہیں - ایمان اس وقت نصیب ہوتا ہے جبکہ انذار کو ترجیح دیوے اور یہ بھی انسان کا اختیاری امر ہے

کیونکہ ایمان لانے اور کفر کرنے میں خدا نے کسی کو مجبور نہیں کیا بلکہ فرمایا **انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا** - یعنی ہم نے اوسے راستہ دکھا دیا ہے - اب وہ خواہ شاکر ہو خواہ کافر - بلکہ ایک دوسری جگہ فرمایا ہے **ولو یشاء اللہ لجعل الناس علی ھدی** - یعنی خدا نے اگر جبر کرنا ہوتا تو ہدایت کے واسطے کرتا کہ سب کے سب مومن ہو جاتے +

انہ لعلم للساعۃ پ ۲۵ ع ۱۱

حضرت حکیم نور الدین صاحب کے آگے اکثر احمدی بھائی بعض مولویوں کی طرف سے یہ سوال پیش کیا کرتے ہیں کہ چونکہ ابن مریم قیامت کی نشانی ہیں یا علامت اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور قریب قیامت آویں گے اس کا جواب جو حکیم صاحب دیا کرتے ہیں اُسے فائدہ عام کی خاطر یہاں درج کرتے ہیں

اول - یہاں لفظ علم کا بہ عین مکسور ہے جس کے معنے یہ لوگ علامت یا نشانی کہتے ہیں حالانکہ وہ لفظ جس کے معنے علامت یا نشانی ہے عَلَم بہ عین مفتوح ہے سو اول تو ان کی خاطر لغت کو محرف مبدل کیا جاوے تو ان کے معنے تسلیم کئے جاویں

دوم - یہاں لفظ ساعت کا ہے جس کے معنے قیامت کے کئے جاتے ہیں حالانکہ یہ لفظ عذاب اور گھڑی یعنی وقت کے معنوں پر آتا ہے اور قیامت صغرا یعنی ایک قوم کی موت یا تباہی پر بھی استعمال ہوتا ہے کوئی خصوصیت اسے قیامت کبرا سے نہیں اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ انہ کی ضمیر ابن مریم کیطرف ہے تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ابن مریم کے ذریعہ اوس عذاب کی گھڑی کا علم حاصل ہوتا ہے جو کہ یہودیوں پر آنا ہے - چنانچہ ابن مریم کے بعد یہودی طیطوس رومی کے ہاتھوں سخت تباہ و برباد ہوئے

سوم - یہاں ابن مریم کو ساعت کا علم کہا گیا ہے اور اسی سورۃ کے اگلے رکوع ۱۳ میں لکھا ہے **عندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون** یعنی ساعت کا علم خدا کے پاس ہے اور تم نے اسی کے پاس جانا ہے تو جب ساعۃ کا علم خدا کے پاس ہوا تو جو شے ساعت کا علم ہوگی وہ خدا کے پاس ہوگی پس اگر ابن مریم ساعت کا علم ہے تو اُسے خدا کے پاس ہونا چاہیئے مگر کسطرح جیسے کہ ہم نے بھی خدا کے پاس ہونا ہے اسیطرح دیکھو یہاں بھی لفظ ترجعون کا ہے اور ہماری نسبت بھی ہے **انا للہ و انا الیہ راجعون** تو گویا جیسے ہم نے خدا کے پاس جانا ہے ویسے ہی مسیح بھی خدا کے پاس ہیں اور اس سے وفات ثابت ہوئی۔

چہارم اس سورت میں جیسے انہ یہاں آیا ہے دیسے ہی اور جگہ بھی آیا ہے اور وہاں اکثر جگہ قرآن شریف مراد ہے تو یہ معنے ہوئے کہ قرآن شریف قیامت کی بات کا خوب علم بتاتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے -

تازہ حالات

۵ فروری کی ڈائری سے ایک حصہ

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کی شرک بدعت اور خرابیان پیدا ہو گئی ہین بیعت کے وقت جو اقرار کیا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے اب چاہیے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہو ورنہ سمجھو کہ بیعت نہین کی اور اگر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ دین دنیا مین برکت دیگا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے موافق پوری پوری تقوی اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالے کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لیگا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا۔ دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھاوے تو اس کی بھوک نہین جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھا لیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پائیگا ہرگز نہین اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق مین ڈالے تو وہ قطرہ اُسے ہرگز بچا نہ سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مریگا حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے۔ جب تک نہ کھاوے اور نہ پیوے نہین بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے جب تک اوس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری کا ہو نہیں بچ سکتا۔ دینداری تقوے۔ خدا کے احکام کی اطاعت کو اوس حد تک کرنا چاہیے جیسے روٹی اور پانی کو اوس حد تک کھاتے اور پیتے ہین جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے +

خوب یاد رکھنا چاہیے کہ خدا کی بعض باتون کو نہ ماننا اس کی سب باتون کو ہی چھوڑ دینا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہو اور ایک خدا کا تو خدا کہتا ہے کہ سب ہی شیطان کا ہے اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہین کرتا۔ یہ سلسلہ اوس کا اوسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی مین ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر باہر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہونچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ مین ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی۔

جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہین ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتین لسانی سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا اسی طرح معاملہ خدا کا ہے وہ سب غیرتمندون سے زیادہ غیرتمند ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو۔ پھر ادھر اس کے دشمنون کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے انسان کو چاہیے کہ اس مرحلہ مین زید و بکر کی پرواہ نہ کرے مرتے دم تک اوس پر قائم رہو

بدی کی دو قسمین ہین ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت مین کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اوس کے بندون پر شفقت نہ کرنی اون کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہیے کہ دونون قسمون ...... کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت مین کیا ہے اوس پر قائم رہو خدا کے بندون کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اوس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتون اور مشرکانہ مجلسون سے بچو۔ پانچون وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض حسد سے پاک کرو۔ یہ باتین ہین جو خدا تم سے چاہتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہین چاہتا نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔ دو عمل ضرور خیال رکھو ایک دعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا۔ تاکہ تعلق بڑھے اور ہماری دعا کا اثر ہو۔

ابتلاء سے کوئی خالی نہین رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اوس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسیطرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کرینگے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم کو کفر کے فتوے دیوینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو۔

پھر بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو۔ اکیلے پڑھ لو جو ایک ہوگا وہ جلد دیکھیگا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی مین ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا ہو جو ہمین زبان سے برا نہین کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہین کرتا ہان ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لیویگا۔ جو شخص نیک نظر آوے سلام و علیک اس سے رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کر دو (نماز باجماعت مین ایک دوسرے انسان کیساتھ چند منٹ کا تعلق ہوتا ہے جو فوراً سجدہ کے بعد آتی ہے ٹوٹ جاتا ہے خدا کا مامور اس کو پسند نہین کرتا تعجب ہے ان لوگون پر جو بیعت کے بعد اپنی دامادی مین ایسون کو دیتے ہین جنکا تعلق اول تو دین دوسرے اس سلسلہ سے بالکل نہین (ایڈیٹر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپ خبرین اور غیر ممالک مین اس سلسلہ کا اثر

ہمارے ناظرین کو اس بات کا علم ہوگا کہ شاید تین ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضرت امام حجۃ اللہ علی الارض کیطرف سے ایک رسالہ انگریزی مضمون بعنوان دو اہل اسلام کی تباہی کی نسبت ڈاکٹر ڈوئی کی ایک پیشگوئی کا جواب بلاد امریکہ و یورپ مین شائع ہوا تھا جس مین حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسٹر ڈوئی کو لکھا تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ تمام اہل اسلام کو تباہی کی دھمکی دیوین میرے مقابلہ پر آوین اور اپنی صداقت کا ثبوت اس طرح سے دیوین کہ جو ہم مین سے کاذب ہے وہ پہلے مر جاوے۔ نیز اس مین مسیح ع کی قبر کا نقشہ اور اپنی تصویر بھی دی تھی اور لکھا تھا کہ مسٹر ڈوئی تو علیٰ کو تمام دنیا کا خدا مانتا ہے حالانکہ مین اوسے پیغمبر اور ایک عاجز انسان مانتا ہون۔ اگر ڈوئی کو مسیح کی الوہیت کا یقین ہے تو مجوزہ دعا مباہلہ کو ایک ہزار اشخاص کے دستخط کے ساتھ شائع کردے جب میرے پاس وہ اشتہار پہونچیگا تو اسیطرح ایک ہزار اشخاص کی دستخط کے ساتھ مین بھی دعائے مباہلہ شائع کردونگا اور حق واضح ہوجاویگا

اس رسالہ کی اشاعت پر آسٹریلیا سے بلرن کا ایک اخبار لیسر بٹیر ذیل کے ریمارک دیتا ہے۔

مسٹر ڈوئی اس قابل نہین ہے کہ مصنف رسالہ کا مقابلہ کر سکے۔ مسیح علیہ السلام کی قبر کے واقعہ سے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پیشتر ہمکو علم نہ تھا کہ مسیح ہندوستان مین آیا اور وہان فوت ہوا۔ لیکن اس بات کو تسلیم کرنے سے کہ مسیح مردہ سے زندہ ہوکر آسمان پر گیا حالانکہ آسمان کا وجود ثابت نہین اس کے کشمیر مین دفن ہونے کا واقعہ بہت قابل تسلیم ہے اور ہمین امید ہے کہ یہ قبر ایسی ہی اصلی اور تحقیق شدہ ہوگی جیسی کہ ملپٹائن مین ہوسکتی تھی اور جسطرح سے عیسائی لوگ ان باتون کو ثابت کر سکتے ہین جو کہ وہ مسیح کی نسبت اقرار کرتے ہین اسی طرح

م تو نماز اکیلے پڑھ ہو مگر جو اس سلسلہ مین نہین اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑھو +